AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

امام ابوالفتح شہرستانی: حیات وافکار اور کتاب الملل والنحل کا تنقیدی جائزہ

Imam Abu al-Fath al-Shahrastani: Life, Thought, and a Critical Study of *al-Milal wa al-Nihal*

1. **Wali Muhammad**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
2. **Nasir Mehmood Shahzad**
   DM, FG Degree College, Attock Cantt, Pakistan.
   Email: nasirshahzad247@gmail.com

Abstract

Imam Abu al-Fath Muhammad ibn ʻAbd al-Karim al-Shahrastani (479 AH / 1086 CE – 548 AH / 1153 CE) is regarded as one of the most prominent scholars in the fields of theology, philosophy, and comparative religious studies in the Islamic intellectual tradition. His magnum opus, *al-Milal wa al-Nihal*, stands as a landmark contribution to the study of religions and sects, both within and beyond Islam. This research aims to critically analyze his life, intellectual background, and the significance of *al-Milal wa al-Nihal* as a pioneering text in the field of comparative religion. Al-Shahrastani received his early education in Khurasan and furthered his intellectual journey in Nishapur, gaining mastery over jurisprudence, theology, logic, and philosophy. His association with the Ashʻari school of thought shaped his theological outlook, particularly on divine attributes, free will, and predestination. In *al-Milal wa al-Nihal*, al-Shahrastani demonstrates remarkable impartiality by presenting the views of various religious sects and philosophical schools in their own words without polemical judgment, a methodology that distinguishes his work from many of his predecessors and contemporaries. The book provides valuable insight into both Islamic sects—such as the Sunnis, Shias, Khawarij, and Muʻtazila—and non-Islamic traditions, including Christianity, Judaism, Zoroastrianism, and Indian religions. This study further explores al-Shahrastani's philosophical positions, his critique of Islamic philosophers, and his unique method of objective analysis. Ultimately, this research highlights the enduring importance of *al-Milal wa al-Nihal* as a cornerstone of Islamic scholarship that continues to influence contemporary studies in theology, interfaith dialogue, and comparative religion.

Key Words: *Al-Shahrastani – al-Milal wa al-Nihal – Comparative Religion – Theology – Philosophy – Islamic Thought*

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تعارف موضوع

امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن احمد شہرستانی (۴۷۹ھ / ۱۰۸۶ء–۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) اسلامی علمی روایت کے اُن ممتاز علما میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے علمِ کلام، فلسفہ اور تقابلی مطالعہ ٔادیان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی سب سے مشہور اور ہمہ گیر تصنیف "الملل والنحل" ہے جو مختلف مذاہب، فرقوں اور مکاتبِ فکر پر ایک جامع، غیر جانب دار اور تحقیقی کتاب ہے۔ اس کتاب کو علمی دنیا میں ایک سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس میں نہ صرف اسلامی فرقوں جیسے اہلِ سنت، شیعہ، خوارج اور معتزلہ وغیرہ کے نظریات کو پیش کیا گیا ہے بلکہ یہودیت، عیسائیت، زرتشتیت اور ہندومت جیسے غیر اسلامی مذاہب کے عقائد کو بھی ان کے اپنے انداز میں نقل کیا گیا ہے۔ امام شہرستانی نے اپنی تصنیفات میں تنقید سے زیادہ تفہیم اور وضاحت کو ترجیح دی۔ ان کا یہ طرزِ تحقیق اس بات کا غماز ہے کہ وہ علمی مکالمے اور رواداری کے قائل تھے اور اختلافِ رائے کو دشمنی نہیں بلکہ فکری ارتقا کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ "الملل والنحل" آج بھی تاریخِ ادیان اور تقابلی مطالعہ میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن احمد شہرستانی (۴۷۹ھ / ۱۰۸۶ء–۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) اسلامی تاریخ کے ممتاز متکلم، مورخِ مذاہب، فلسفی اور اشعری عالم تھے۔ ان کا سب سے نمایاں کارنامہ الملل والنحل ہے، جو مذاہب اور فرقوں پر ایک غیر جانب دار اور جامع علمی تحقیق سمجھی جاتی ہے۔[1]

امام شہرستانی کی پیدائش خراسان کے علاقے "شہرستان" میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی، پھر نیشاپور چلے گئے جہاں اس وقت کے مشہور علما سے فقہ، اصول، منطق، فلسفہ اور علمِ کلام میں مہارت حاصل کی۔[2]

علمی خدمات

انہوں نے علمی تدریس کا آغاز بغداد کے مدرسہ نظامیہ سے کیا اور مختلف شہروں کے علمی اسفار کیے۔ ان کی تحریروں میں تنقید نہیں بلکہ تفہیم اور رواداری کی جھلک نمایاں ہے۔[3]

نظریات وافکار

1. علمِ کلام میں مقام

---

[1] الشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. الملل والنحل. مقدمہ: علی محسن صدیقی. لاہور: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، 2001، ص 103۔

[2] بن خلكان احمد بن محمد بن خلكان. وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان. جلد 4. بيروت: دار صادر، 1972، ص 135۔

[3] الذهبي شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان. تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام. جلد 16. بيروت: دار الكتب العلمية، 2003، ص 202۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

شہرستانی اشعری مکتبِ فکر سے وابستہ تھے۔ ان کے نزدیک اللہ کی صفات ازلی و ابدی ہیں، اور انسان محدود اختیار رکھتا ہے، جبکہ تقدیر غالب ہے۔[4]

2. فلسفہ پر موقف

اگرچہ انہوں نے فلسفہ کا مطالعہ کیا، مگر وہ ابن سینا جیسے اسلامی فلاسفہ کے بعض نظریات سے اختلاف رکھتے تھے، خاص طور پر خدا کے علم اور علت و معلول کے اصول پر۔[5]

3. غیر جانب دار تحقیق

انہوں نے الملل والنحل میں فرقوں اور مذاہب کو خود ان کے اپنے الفاظ میں پیش کیا:

"وشرطت على نفسي أن أورد مذهب كل فرقة على ما وجدته في كتبهم، من غير تعصب لهم، ولا كسر عليهم."[6]

4. رواداری اور مکالمہ

امام شہرستانی کے نزدیک علمی اختلاف دشمنی نہیں بلکہ فکری فہم کا ذریعہ ہے۔ وہ مذہبی تنقید سے بچتے اور مکالمے کو ترجیح دیتے تھے۔[7]

وفات: امام شہرستانی نے اپنی زندگی کے آخری ایام خاموشی اور تحقیق میں گزارے اور ۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء میں خراسان میں وفات پائی۔[8]

تصانیف

امام شہرستانی کی سب سے مشہور تصنیف "الملل والنحل" ہے، جو مختلف مذاہب، فرقوں اور مکاتبِ فکر پر ایک جامع اور غیر جانبدارانہ تحقیق سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اسلامی اور غیر اسلامی مذاہب و فرقوں کے نظریات کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔ دیگر تصانیف میں شامل ہیں

[4] الشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. نهاية الإقدام في علم الكلام. قاہرہ: مطبعة السعادة، 1324ھ، ص 202

[5] الشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. مصارعة الفلاسفة. تحقيق سليمان دنيا. قاہرہ: دار المعارف، ص 202۔

[6] لشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. الملل والنحل. مقدمہ علی محسن صدیقی. لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، 2001، ص 103۔

[7] صدیقی علی محسن. مقدمات تاریخی. لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، 1995، ص 103۔

[8] . السبكي تاج الدين عبد الوهاب بن علي السبكي. طبقات الشافعية الكبرى. جلد 5. بيروت: دار إحياء التراث العربي، ص 145۔

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

1. نہایۃ الاقدام فی علم الکلام

یہ امام شہرستانی کی علم کلام پر سب سے اہم اور منظم کتاب ہے، جس میں مختلف اسلامی فرقوں کے عقائد کو علمی و منطقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے معتزلہ، اشاعرہ، شیعہ، مرجئہ وغیرہ کے نظریات کا غیر جانب دار تجزیہ کیا اور آخر میں اعتراف کیا کہ کامل یقین صرف عقل سے حاصل نہیں ہوتا۔

2. المصارعات

یہ کتاب فلسفی ابن سینا کے نظریات پر تنقید پر مشتمل ہے۔ امام شہرستانی نے اس میں فلسفہ، خاص طور پر علت و معلول، قدمِ عالم اور علمِ خدا جیسے موضوعات پر اشعری مؤقف سے فلسفیانہ رد پیش کیا ہے۔

3. مفاتیح الاسرار و مصابیح الابرار

یہ امام شہرستانی کی قرآنی تفسیر ہے، جس میں آیاتِ قرآنی کے ظاہری معنی کے ساتھ باطنی، روحانی اور اشراقی مفاہیم کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر ان کی فکری گہرائی اور عرفانی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔

فکری اثرات

امام شہرستانی کا کام بین المذاہب مکالمے اور علمی تحقیق کے لحاظ سے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے فرقہ وارانہ تعصب سے ہٹ کر تمام مکاتبِ فکر کا غیر جانبداری سے مطالعہ کیا اور ایک علمی انداز میں ان کے نظریات پیش کیے۔

> "الشهرستاني كان من أوائل من حاولوا تقديم عرض موضوعي للفرق الإسلامية، وابتعد عن الأسلوب الجدلي، فكان لكتابه تأثير كبير في الدراسات الكلامية والمقارنة الدينية."[9]_[10]

مکتبہ فکر اور نظریاتی رجحانات

امام شہرستانی اشعری مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے اور متکلمین اسلام میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ عقلی استدلال اور کلامی مباحث میں گہری مہارت رکھتے تھے۔

1. اشعری عقائد

امام شہرستانی علم کلام میں اشعری مکتب فکر سے وابستہ تھے، لیکن ان کے بعض نظریات میں فلسفیانہ رجحانات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ ابوالحسن اشعری کے اصولی عقائد کے پیرو تھے، لیکن ساتھ ہی انہوں نے فلاسفہ، باطنیہ، معتزلہ، اور دوسرے مکاتب فکر کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا۔

---

9 بدوی، عبد الرحمن، مذاهب الإسلاميين، (بيروت: دار العلم للملايين، ط2، 1973ء)، 22/1

10 الشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. الملل والنحل. جلد 1. بيروت: دار الفكر، ص 7.

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اشعری عقائد کی تائید:

امام شہرستانی درج ذیل عقائد میں اشعری مکتبِ فکر کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتے ہیں:

1. صفاتِ الٰہی:

اشاعرہ کے مطابق اللہ کی صفات قدیم، ازلی اور اس کی ذات کے ساتھ قائم ہیں۔

امام شہرستانی ان صفات کی نفی کرنے کے بجائے ان کا اثبات کرتے ہیں۔

2. توحید و تنزیہ:

وہ اللہ تعالیٰ کو جسم، مکان، اور جہت سے پاک مانتے ہیں، جو اشعری عقیدہ ہے۔

ان کے نزدیک اللہ کی صفات کا اطلاق مجازی طور پر ممکن ہے مگر حقیقت میں وہ اللہ کی ذات سے جدا نہیں ہوتیں۔

3. کسب (اختیار) کا نظریہ:

امام شہرستانی اشاعرہ کے اس نظریے کی تائید کرتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا کسب کرتا ہے، مگر اصل خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

4. عقل و نقل کا توازن:

اگرچہ اشاعرہ عقل کو اہمیت دیتے ہیں، مگر نصوص پر فوقیت نہیں دیتے۔ امام شہرستانی بھی اسی رویے کے قائل ہیں۔

2. علمِ کلام

وہ ایک ممتاز متکلم (علمِ کلام کے عالم) تھے اور معتزلہ کے برعکس اشعری موقف کو ترجیح دیتے تھے۔ انہوں نے فلسفہ اور اسلامی عقائد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ "وكان أحد الأذكياء، له يد طولى في علم الكلام، حسن التأليف، بارع النظر، وله تصانيف مشهورة۔"[11]

3. مذاہب و فرق کا غیر جانبدارانہ مطالعہ

ان کی کتاب "الملل والنحل" مختلف اسلامی فرقوں اور غیر اسلامی ادیان کا ایک غیر جانبدار تجزیہ پیش کرتی ہے۔ وہ فرقہ وارانہ شدت پسندی سے دور رہے اور علمی بنیادوں پر تمام مکاتبِ فکر کا مطالعہ کیا۔

---

11 الذهبي شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي. سير أعلام النبلاء. جلد 20. بيروت: مؤسسة الرسالة، 1985، ص 106-

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

4. فلسفہ و تصوف

اگرچہ وہ فلسفہ کے ناقدین میں شامل تھے، لیکن ان کے خیالات میں بعض فلسفیانہ اور صوفیانہ رجحانات بھی نظر آتے ہیں، خاص طور پر ان کی کتاب "مفاتیح الاسرار" میں۔ انہوں نے ابن سینا کے بعض نظریات کی مخالفت کی اور ان پر اپنی کتاب المصارعات میں تنقید کی۔ [12]

کتاب کا پس منظر اور تصنیف کا مقصد

امام شہرستانی نے یہ کتاب ایک غیر جانبدار علمی تجزیے کے طور پر لکھی، تاکہ مختلف اسلامی اور غیر اسلامی فرقوں و ادیان کے عقائد کو بغیر کسی تعصب کے بیان کیا جا سکے

کتاب الملل والنحل کی اہمیت

الملل والنحل" امام فخر الدین محمد بن عبد الکریم شہرستانی (1086ء-1153ء) کی ایک اہم تصنیف ہے، جو مذاہب، فرقوں، اور مکاتبِ فکر کے علمی، تاریخی، اور نظریاتی تجزیے پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے(Comparative Religion)کے ابتدائی ماخذوں میں سے اسلامی اور غیر اسلامی مکاتبِ فکر کے بارے میں معلومات کا ایک مستند ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔

سیاق وسباق

امام شہرستانی کی زندگی کے زمانے میں مسلم دنیا میں فرقہ وارانہ بحثیں عروج پر تھیں، خاص طور پر اشعریہ، معتزلہ، اور شیعہ مکاتب فکر کے درمیان مباحث۔ فلسفہ اور اسلامی علمِ کلام کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر رہے تھے۔ غیر اسلامی مذاہب کے ساتھ علمی مکالمے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

کتاب کا ڈھانچہ اور ترتیب

الملل والنحل" دو حصوں میں تقسیم ہے۔

1. اسلامی فرقے اور مکاتبِ فکر
2. غیر اسلامی مذاہب اور فلسفی مکاتب

پہلا حصہ: اسلامی فرقے اور مکاتبِ فکر

"امام شہرستانی نے اسلامی فرقوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا۔" [13]

1: اہل السنہ والجماعہ

---

[12] الشهرستاني محمد بن عبد الكريم الشهرستاني. الملل والنحل. جلد 1. بيروت: دار الفكر، ص 71-

[13] شہرستانی، الملل والنحل، 1/19

2: اشاعرہ

3:ماتریدیہ

4:صوفیہ

2: اہل البدعہ(مختلف اسلامی فرقے)

* شیعہ (امامیہ،زیدیہ،اسماعیلیہ وغیرہ)
* معتزلہ
* خوارج
* مرجئہ
* کرامیہ

غالی فرقے

* باطنیہ
* قرامطہ

دوسرا حصہ: غیر اسلامی مذاہب اور فلسفی مکاتب

یہ حصہ غیر اسلامی عقائد اور فلسفیانہ مکاتب فکر کا تجزیہ کرتا ہے

1:ادیانِ سماویہ (آسمانی مذاہب)

* یہودیت (ربیوں کے فرقے، قرائی وغیرہ)
* عیسائیت (نسطوری،یعقوبی،ملکائی وغیرہ)
* صابی ازم

2:مذاہبِ شرق

* زرتشتیت (مجوسیت)
* ہندومت
* بدھ مت

3:یونانی فلسفی مکاتب

* افلاطونیت
* نوافلاطونیت

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

* مشائی فلسفہ (ارسطو کے پیروکار)

اہم خصوصیات

غیر جانبداری اور معروضیت:

امام شہرستانی نے زیادہ تر مکاتبِ فکر کو ان کے اپنے دعووں کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی، بغیر کسی جذباتی یا مذہبی تعصب کے۔"امتاز الشهرستاني في كتابه الملل والنحل بعدم التجريح، والاعتماد على مصادر الخصوم أنفسهم، مما أعطى الكتاب صبغة علمية فريدة۔"[14]

علمِ کلام اور فلسفہ کا امتزاج

یہ کتاب نہ صرف تاریخی تجزیہ پیش کرتی ہے بلکہ علمِ کلام کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فلسفیانہ مکاتب پر بھی تنقید کرتی ہے، خاص طور پر معتزلہ اور یونانی فلسفہ پر۔

بین المذاہب مکالمہ

یہ کتاب بین المذاہب مکالمے کے لیے ایک علمی بنیاد فراہم کرتی ہے، کیونکہ اس میں غیر اسلامی مذاہب کے عقائد کو بھی مستند حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

علمی اثرات اور تاریخی مقام

اسلامی علوم میں اثرات:

علمِ کلام، تقابلِ ادیان، اور فرقہ شناسی میں یہ کتاب ایک بنیادی ماخذ سمجھی جاتی ہے۔ مختلف مسلم علماء نے اس کتاب کو بنیاد بنا کر مزید تحقیقات کیں، جیسے ابن حزم اور ابن تیمیہ وغیرہ۔[15]

یورپی مستشرقین پر اثرات:

"قرونِ وسطیٰ میں اس کتاب کا لاطینی، فرانسیسی، اور انگریزی میں ترجمہ کیا گیا، جس نے مستشرقین کو اسلامی اور مشرقی مذاہب کے مطالعے میں مدد دی۔ یورپی محققین نے اسے ایک ابتدائی ماخذ کے طور پر استعمال کیا۔"[16] جدید مستشرقین اور مسلم اسکالرز اس کتاب کا تنقیدی جائزہ لے کر فرقہ واریت، فلسفہ، اور بین المذاہب تعلقات پر مزید تحقیق کر رہے ہیں۔

---

[14] بدوي عبد الرحمن بدوي. مذاهب الإسلاميين:. بيروت: المؤسسة العربية للدراسات والنشر، 1979، ص 22-

15 محمد بن عبد الکریم الشہرستانی، الملل والنحل، ترجمہ عبد الرحمن کیلانی (لاہور: مکتبہ اسلامی، 2005)، 85

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تنقیدات اور علمی مباحث

اگرچہ "الملل والنحل" کو ایک مستند کتاب سمجھا جاتا ہے، مگر اس پر کچھ اعتراضات بھی کیے گئے۔ کچھ محققین، خاص طور پر شیعہ علماء، نے اعتراض کیا کہ امام شہرستانی نے شیعہ عقائد کو مکمل طور پر درست انداز میں بیان نہیں کیا کچھ جگہوں پر فرقوں کے عقائد بغیر تنقیدی جائزے کے نقل کیے گئے ہیں۔

فلسفے پر سخت مؤقف

امام شہرستانی نے فلسفیوں، خاص طور پر ابن سینا اور فارابی پر سخت تنقید کی، جسے بعض اسکالرز نے متعصبانہ قرار دیا۔

روایتی اور غیر روایتی عقائد میں فرق نہ کرنا

بعض اسکالرز کا کہنا ہے کہ اس کتاب میں ہر فرقے کے تمام نظریات کو یکساں حیثیت دی گئی ہے، چاہے وہ مرکزی ہوں یا انتہاپسندانہ۔

"الملل و النحل" نہ صرف اسلامی اور غیر اسلامی عقائد کا مستند انسائیکلوپیڈیا ہے بلکہ علمِ کلام، تقابلی مذاہب، اور بین المذاہب مکالمے میں بھی ایک انقلابی تصنیف ہے۔ اگرچہ اس پر تنقید بھی کی گئی، مگر یہ آج بھی علمی اور تحقیقی دنیا میں اپنی اہمیت برقرار رکھتی ہے۔[17]

خلاصہ بحث

امام ابو الفتح شہرستانی کی شخصیت اور ان کی تصنیف "الملل والنحل" اسلامی علمی روایت کا ایک نمایاں اور قابلِ فخر سرمایہ ہیں۔ ان کی تحریروں میں جس غیر جانب داری اور فکری رواداری کا اظہار ملتا ہے، وہ آج کے مکالمۂ ادیان اور بین المذاہب تحقیق کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ شہرستانی نے اسلامی اور غیر اسلامی مذاہب کو ایک منصف مزاج محقق کے طور پر پیش کیا اور ہر مکتبِ فکر کو اس کے اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی۔ ان کا یہ انداز ان کی علمی دیانت اور گہرے مطالعے کی دلیل ہے۔ نتیجتاً "الملل والنحل" نہ صرف ماضی کی فکری تاریخ کو سمجھنے کا ذریعہ ہے بلکہ یہ موجودہ دور میں بھی تحقیق، برداشت اور فکری وسعت کے فروغ میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس طرح امام شہرستانی کا علمی ورثہ آج بھی زندہ، موثر اور قابلِ تقلید ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. **تقابلی مطالعۂ ادیان میں جدید تحقیق**

[17] شہرستانی، الملل و النحل، 18/1

جامعات اور تحقیقی ادارے امام شہرستانی کے منہج کو سامنے رکھ کر تقابلی مذاہب پر جدید تحقیقی منصوبے شروع کریں تاکہ آج کے دور میں مکالمۂ ادیان کو مزید تقویت ملے۔

2. **الملل والنحل کا تنقیدی ایڈیشن**

مختلف مخطوطات کی بنیاد پر اس کتاب کا ایک جدید تنقیدی ایڈیشن شائع کیا جائے، جس میں حاشیے، حوالہ جات اور معاصر توضیحات شامل ہوں۔

3. **بین المذاہب مکالمہ میں استفادہ**

امام شہرستانی کی رواداری اور غیر جانب داری کو موجودہ بین المذاہب مکالمہ (Interfaith Dialogue) میں بطور مثال استعمال کیا جائے تاکہ مختلف مذاہب کے درمیان علمی و فکری احترام کو فروغ ملے۔

4. **جامعاتی نصاب میں شمولیت**

"الملل والنحل" اور امام شہرستانی کے افکار کو اسلامیات، تاریخِ ادیان اور فلسفہ کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو وسیع البنیاد علمی بصیرت حاصل ہو۔

5. **ڈیجیٹلائزیشن اور ترجمے**

اس کتاب کو مختلف عالمی زبانوں میں جدید اسلوب کے ساتھ ترجمہ اور ڈیجیٹلائز کیا جائے تاکہ دنیا بھر کے محققین تک یہ علمی ورثہ آسانی سے پہنچ سکے۔

کتابیات

* الشہرستاني، محمد بن عبد الکریم ۔ الملل والنحل ۔ مقدمہ: علی محسن صدیقی۔ لاہور: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، 2001۔
* ــــــ۔ الملل والنحل ۔ جلد 1۔ بیروت: دار الفکر، ص7، 19، 71۔
* ــــــ۔ نهاية الإقدام في علم الكلام ۔ قاہرہ: مطبعة السعادة، 1324ھ۔
* ــــــ۔ مصارعة الفلاسفة ۔ تحقیق: سلیمان دنیا۔ قاہرہ: دار المعارف، ص202۔
* بن خلکان، احمد بن محمد ۔ وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان ۔ جلد4۔ بیروت: دار صادر، 1972۔
* الذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان ۔ تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام ۔ جلد 16۔ بیروت: دار الكتب العلمية، 2003۔
* ــــــ۔ سير أعلام النبلاء ۔ جلد20۔ بیروت: مؤسسة الرسالة، 1985۔

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

* السبکي، تاج الدین عبدالوہاب بن علی. طبقات الشافعیۃ الکبری. جلد 5۔ بیروت: دار إحیاء التراث العربي۔
* صدیقی، علی محسن۔ مقدمات تاریخی. لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، 1995۔
* محمد بن عبدالکریم الشہرستانی۔ الملل والنحل، اردو ترجمہ: عبدالرحمن کیلانی۔ لاہور: مکتبہ اسلامی، 2005۔
* بدوي، عبدالرحمن۔ مذاهب الإسلامیین. بیروت: دار العلم للملایین، 1973۔
* ـــــــ. مذاهب الإسلامیین. بیروت: المؤسسة العربیة للدراسات والنشر، 1979۔